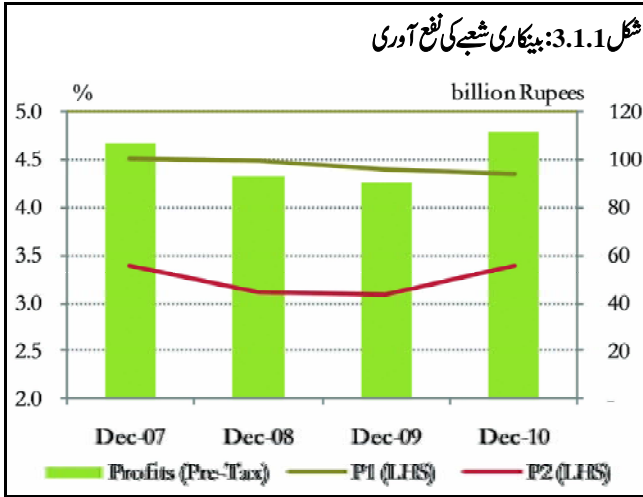


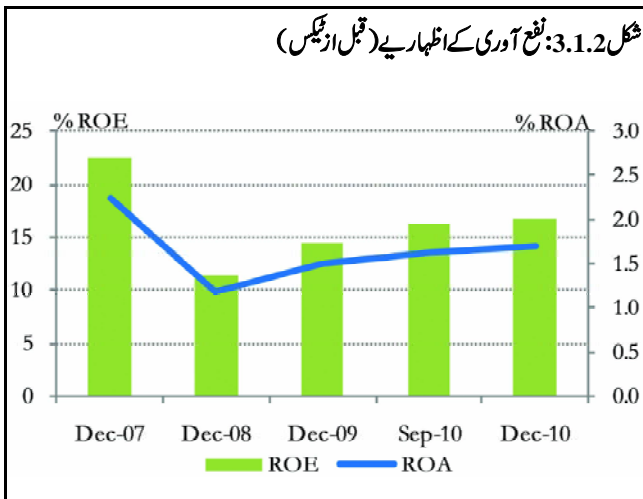
## تیسرا باب: بینکاری نظام کی صحت اور استقامت

2010ء کے دوران بینکوں کا منافع 23.1 فیصد بڑھ گیا تاہم یہ پانچ بڑے بینکوں میں مرکوز رہا۔ رواں سال کا منافع بلندسودی آمدنی خصوصاً حکومتی تمسکات سے اور قیمت فروخت لازم کی سہولت کی بنا پر پست تمویں دونوں کے باعث ہے۔ بینک خاص طور پر چھوٹے بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں بہتری آئی ہے۔ زیادہ تر بینک کم سے کم سرمائے کی شرط پوری کر رہے تھے تاہم 7 ارب روپے کم سے کم سرمائے کی شرط کو پورا کرنا بدستور مشکل ہے۔ دہاڑ کی جانچ کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمومی طور پر بینکاری نظام میں کاروباری اور معاشی ماحول سے پیدا ہونے والے بڑے دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

### 3.1 نفع آوری



بینکوں کا منافع 2007ء کی سطح سے بڑھ گیا ہے بینکوں کے اثاثوں کے گرتے ہوئے معیار سے پیدا ہونے والے خطرات کے باوجود بینکاری نظام کے منافع میں 23.1 فیصد (سال بسال) کی مضبوط نمو ہوئی ہے (شکل 3.1.1)۔ سودی آمدنی میں نمایاں نمو کے ساتھ ساتھ تمویں کے لیے قیمت فروخت لازم میں کمی کے باعث منافع میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے بینکوں کے اخراجات میں کمی آئی ہے اور بینکوں کو 111.2 ارب روپے کا اضافی منافع حاصل ہوا۔



نفع آوری (قبل از ٹیکس منافع) کے روایتی پیمانے کے علاوہ ایک اور پیمانے کے حوالے سے بھی بینکوں کی آمدنی میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ یہ پیمانہ اظہاریوں کے متبادل سیٹ (P1 اور P2) پر مشتمل ہے۔ ان اظہاریوں میں اثاثوں کے حجم کے لحاظ سے کارکردگی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔<sup>15</sup> 2010ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران P1 تناسب میں سودی اخراجات میں خاصے متناسب اضافے کے باعث معمولی بگاڑ آیا جبکہ P2 میں بہتری دیکھی گئی جس کی وجہ قیمت فروخت لازم کی سہولت کے باعث کم تمویں ہے۔ صحت کے اظہاریوں کے لحاظ سے بینکاری شعبے کے اثاثوں پر قبل از ٹیکس منافع اور ایکویٹی پر قبل از ٹیکس منافع دونوں اگرچہ دسمبر 2008ء کے بعد سے بلند ترین سطح پر پہنچ گئے ہیں تاہم یہ 2007ء کی سطح سے کافی نیچے ہیں (شکل 3.1.2)۔

<sup>15</sup> نفع آوری کے متبادل پیمانے یہ ہیں:

P1 = (کمو پے سود + دیگر آمدنی - سودی اخراجات - دیگر اخراجات) / (اوسط اثاثے) \* 100  
P2 = (کمو پے سود + دیگر آمدنی - سودی اخراجات - دیگر اخراجات - تمویں) / (اوسط اثاثے) \* 100

جدول 3.1.1: آمدنی اور نفع باقی کارکنان				
فیصد				
ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس)	اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس)	
17.5	1.9	28.6	3.1	پانچ بڑے بینک
8	0.6	12	0.9	10 تا 20 درجے والے بینک
(6)	(0.6)	(7.2)	(0.7)	11 تا 20 درجے والے بینک
(9.7)	(1.7)	(10.9)	(2)	21 تا 30 درجے والے بینک
9.7	1	16.5	1.7	تمام 30 بینک
1.5	0.1	2.7	0.3	غیر ملکی بینک
0	1.5	0	2.4	تخصیصی بینک
9.8	1	16.7	1.7	تمام بینک

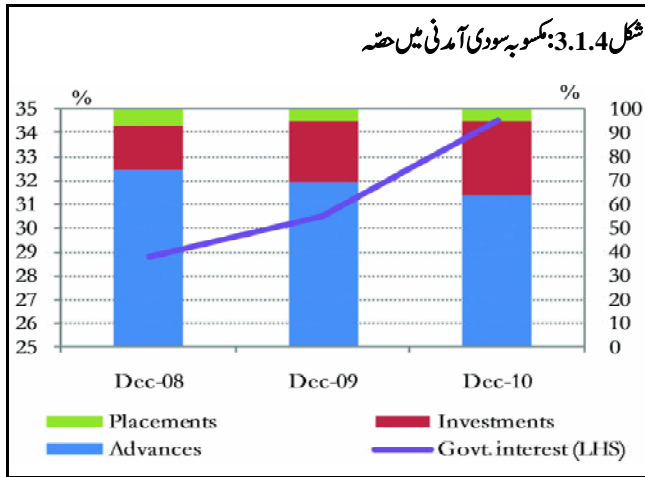
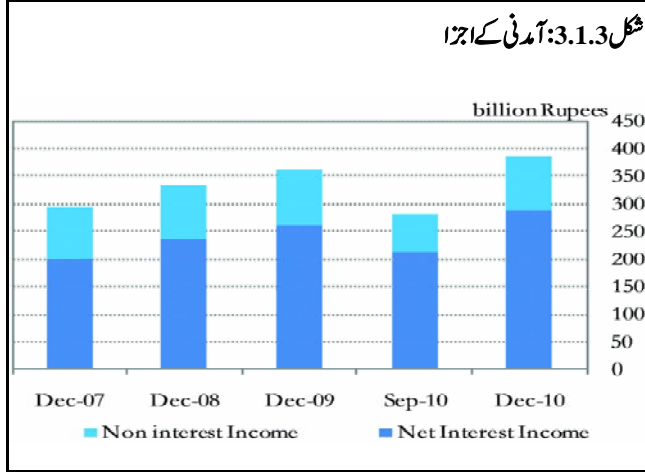
### --- اور پانچ سرفہرست بینکوں میں بدستور بلند ارتکاز جاری ہے

بینکاری نظام میں پانچ بڑے بینک جن کا کل اثاثوں میں حصہ 51 فیصد ہے مجموعی قبل از ٹیکس منافع میں ان کا حصہ 95 فیصد ہے۔<sup>16</sup> بقیہ 35 بینکوں میں سے 17 کو خالص نقصان ہوا جبکہ 18 بینکوں کو کل آمدنی میں صرف 5 فیصد حصہ ملا۔ نفع آوری کے اہم اظہاریوں کے لحاظ سے دس بینکوں میں سے پانچ سرفہرست بینکوں کے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کے تناسب بلند ترین سطح پر ہیں جبکہ باقی 6 10 تا 30 بینکوں کے ان سے کم ہیں (جدول 3.1.1)۔

### حکومتی تمسکات کی آمدنی سے منافع میں

#### اضافہ ہوا

چوتھی سہ ماہی میں بینکاری منافع میں نمایاں نمو کی بنیادی وجہ خالص سودی آمدنی ہے جس کا چوتھی سہ ماہی کے دوران خالص آمدنی میں حصہ 91 فیصد تھا۔<sup>17</sup> نادرہنگی کی بڑھتی ہوئی سطح اور قرضوں پر پست شرح منافع کے باوجود خالص سودی آمدنی میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ حکومتی تمسکات سے ملنے والے کمسوبہ سود کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے۔ 10ء کے دوران بینک کی خام کمسوبہ سودی آمدنی میں حکومتی تمسکات سے ملنے والے منافع کا حصہ 34.5 فیصد ہے جبکہ 09ء اور 08ء میں یہ بالترتیب 30.5 اور 28.8 فیصد تھا (شکل 3.1.3)۔ بینکاری شعبے سے حکومتی قرض گیری خاص طور پر اجناسی مالکاری کے لیے ہوئی ہے جس پر ملنے والا منافع بینکوں کے لیے خطرے سے پاک شرح پر ہے۔



دوسری جانب غیر سودی آمدنی بدستور جمود کا شکار ہے اور 08ء سے یہ 95 ارب روپے سے بڑھ کر 99 ارب روپے ہو گئی ہے (شکل 3.1.5)۔ غیر سودی آمدنی میں بڑا حصہ بینکاری خدمات کے فیس پر مبنی آمدنی کا ہے جو مندی کا شکار ہے کیونکہ الیکٹرانک بینکاری کی وجہ سے بینکوں کے منافع میں کمی آئی ہے۔

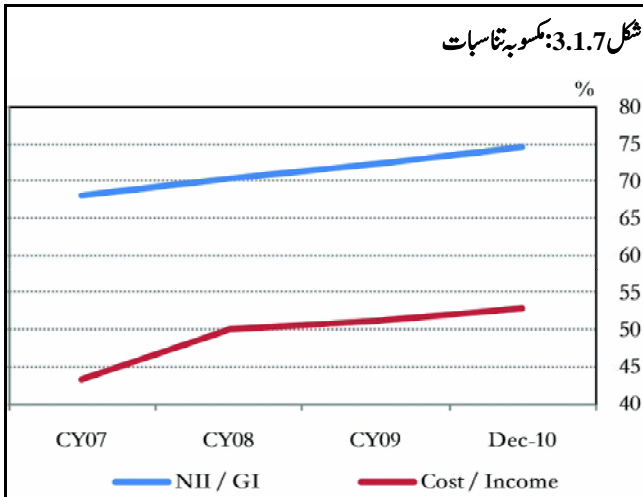
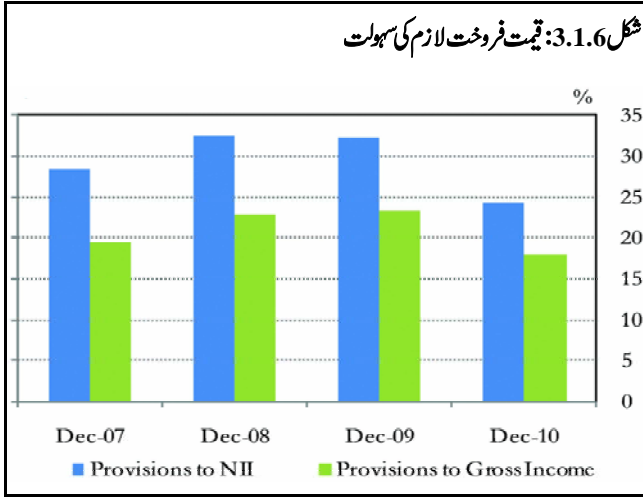
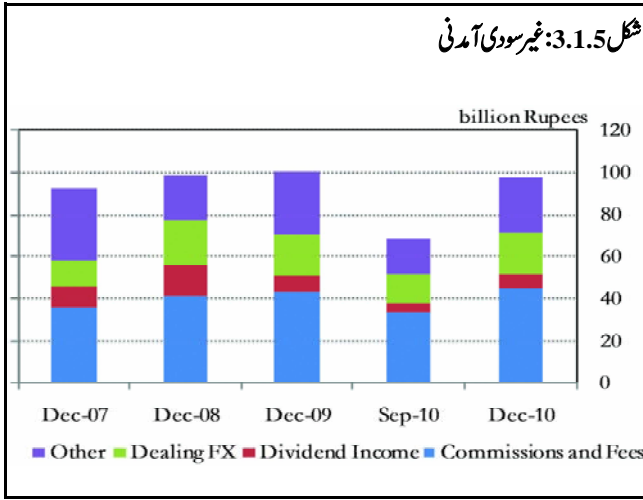
### --- اور قیمت فروخت لازم سہولت میں کمی کے

#### باعث تمویں میں کمی آئی ہے

گذشتہ چند برسوں سے خطرہ قرض میں اضافے سے بینکاری نظام کا زیادہ تر منافع ختم ہو گیا ہے۔ تاہم 2009ء سے قیمت فروخت لازم سہولت کے آغاز سے بینک اخراجات پر تمویں میں کمی آئی ہے کیونکہ خالص سودی آمدنی میں تمویں کے حصے میں نمایاں کمی آئی ہے (شکل 3.1.6)۔ اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ قیمت فروخت لازم سہولت کے باعث تمویں میں کمی سے کوریج کے تناسب میں کمی آئی ہے جو 09ء میں 71.1 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 2010ء میں 66.7 فیصد ہو گیا (شکل 2.1.3)۔

<sup>16</sup> سال 09ء بینکاری نظام کے قبل از ٹیکس منافع میں پانچ سرفہرست بینکوں کا حصہ 102 فیصد تھا جبکہ سال 08ء میں 96 فیصد تھا۔

<sup>17</sup> خالص آمدنی = خالص سودی آمدنی + غیر سودی آمدنی



البتہ 20 سب سے بڑے بینکوں کی سرمایہ جاتی اساس میں اضافے کے باوجود ان کی شرح کفایت سرمایہ اور سطح اول کے تناسب میں کمی واقع ہوئی کیونکہ دسمبر 10ء کی سہ ماہی کے دوران ان بینکوں کے بے وزن خطرہ اثاثوں میں اضافہ زیادہ نمایاں رہا۔

<sup>18</sup> بی ایس ڈی کے 2009ء کے سرگرم نمبر 7 میں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے کم سے کم سرمائے کی شرائط میں اضافے کے بارے میں ہدایات اور وقت بتایا گیا ہے۔  
<sup>19</sup> آر بی ایف سیل بینک میں، اور ٹائٹل بینک سٹ بینک میں ضم ہوا، جبکہ الہ آباد بینک کے ایگزیکٹو گلوبل اسلاک بینک لینڈ میں ضم ہونے سے الہ آباد بینک پاکستان وجود میں آیا۔

## بینک کے انتظامی اخراجات گرانے کے رجحان کے

### مطابق ہوتے ہیں

انتظامی اخراجات میں 10 فیصد (سال بسال) اضافے سے بیکاری نظام کے لاگت اور آمدنی کے تناسب میں معمولی بگاڑ آیا ہے جو 2009ء میں 51.8 فیصد سے بڑھ کر 10ء کی چوتھی سہ ماہی میں 53 فیصد ہو گئے (شکل 3.1.7)۔ انتظامی اخراجات میں اضافے کا سبب گرانے کے دباؤ سے تنخواہوں میں اضافہ اور آپریشنل لاگت کا بڑھنا ہے۔

مزید برآں مجموعی اخراجات میں امانتوں پر منافع کی شکل میں سودی آمدنی کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ نتیجتاً سہ ماہی کے دوران کل اخراجات میں اضافہ ہوا ہے جس کا سبب خالص سودی آمدنی اور خام آمدنی کا تناسب ہے۔

## 3.2 ادا ہنگی قرض کی صلاحیت

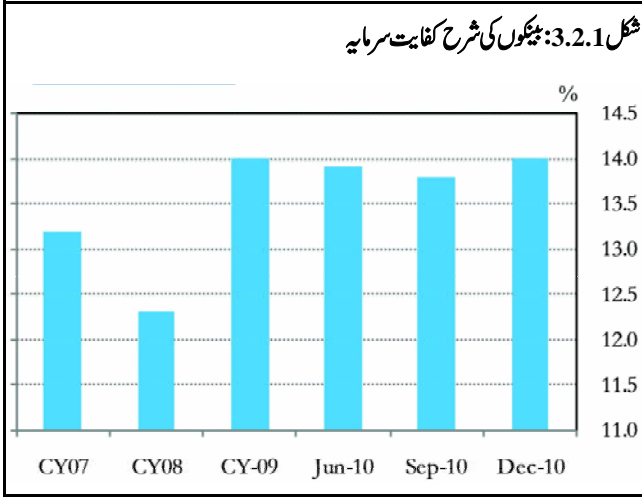
### بینکوں خصوصاً چھوٹے بینکوں کی ادا ہنگی

#### قرض کی صلاحیت میں بہتری آئی ہے

زیر نظر سہ ماہی میں بینکاری منافع کی سحت مند اندازہ نمونے کے ساتھ ذخائر میں اضافے سے بینکاری شعبے کی ادا ہنگی قرض کی صلاحیت بہتر ہوئی۔ ستمبر 2010ء میں شرح کفایت سرمایہ 13.8 فیصد تھی جو دسمبر 2010ء میں بڑھ کر 14 فیصد ہو گئی (شکل 3.2.1)۔ اس بہتری کی وجہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے کم از کم سرمائے کی شرط 7 ارب روپے کرنا<sup>18</sup> اور ساتھ ہی بینکوں کا خطرہ مول لینے سے گریز ہے۔

چھوٹے بینکوں کے سرمایہ جاتی ڈھانچے میں خاصی بہتری واقع ہوئی (مجموعی اثاثوں میں 21 تا 29 نمبر پر حصہ داری کے حوالے سے) (جدول 3.2.1) جس کا سبب حکومت کی جانب سے سرکاری ملکیت کے ایک بینک کا قیام (کیونکہ اس طرح سرمائے کا ادخال ہوا) اور انضمام کے تین سودے ہیں۔<sup>19</sup> مزید برآں، غیر ملکی بینکوں کی تعداد میں کمی سے اگرچہ ان کے سرمائے اور بے وزن خطرہ اثاثوں کی سطح سہ ماہی کے دوران کم ہوئی، تاہم ان کی شرح کفایت سرمایہ میں معمولی بہتری آئی جو 23.9 فیصد سے بڑھ کر 24.6 ہو گئی۔

### شکل 3.2.1: بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ



### بینکوں کے سرمائے کا معیار بہتر ہوا۔۔۔

چوتھی سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کی سرمایہ جاتی اساس میں 6.9 فیصد توسیع کے علاوہ سرمایہ جاتی معیار بھی بہتر ہوا۔

سطح اول کے سرمائے میں 39 ارب روپے کے اضافے سے مجموعی سرمائے میں اس کی حصہ داری 83.4 فیصد سے بڑھ کر 84.2 ہو گئی (شکل 3.2.2)۔ بینکاری نظام کے سطح اول کے سرمائے میں بہتری زیادہ تر غیر حاصل شدہ منافع جات میں اضافے، نیز اسٹیٹ بینک کی جانب سے مقرر کردہ کم سے کم سرمائے کی شرائط میں توسیع کے نتیجے میں عمومی اور نقد محفوظات کے جمع ہونے کے باعث آئی۔

### جدول 3.2.1: ادائیگی قرض کی صلاحیت کا تناسب، بلحاظ زمرہ فیصد

سرمائے اور بہ وزن خطرہ اٹائے کا تناسب	سطح اول اور بہ وزن خطرہ اٹائے کا تناسب	سرمائے اور بہ وزن خطرہ اٹائے کا تناسب		دسمبر 10ء	ستمبر 10ء	
		دسمبر 10ء	ستمبر 10ء			
پانچ بڑے بینک	10.3	11.3	13.4	13.4	16.1	16.3
10 تا 6 درجے والے بینک	5	7.4	6.7	6.2	8.9	8.8
11 تا 20 درجے والے بینک	8.5	9.1	11.2	12.1	12.1	13.4
21 تا 29 درجے والے بینک	13.2	11.7	23.8	14.7	24.1	14.4
تمام 29 بینک	9.7	10	14.7	11.7	16	14
غیر ملکی بینک	14.8	14.4	24.3	23.5	24.6	23.9
تخصیصی بینک	3.9	0.3	(0.9)	(3.4)	4.6	2.2
صنعت	9.7	9.9	11.8	11.6	14	13.8

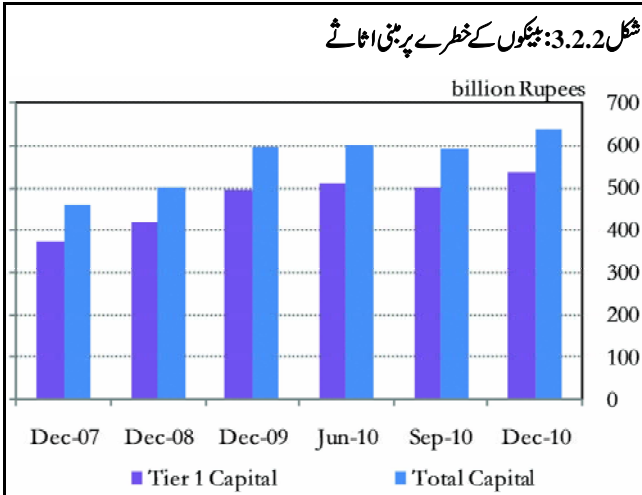
شعبہ وار، پبلک سیکٹر کے بینکوں کے سطح اول کے سرمائے کی سطح میں بلند تمویں اور جمع شدہ خساروں کے باعث کی دیکھی گئی۔ غیر ملکی بینکوں کی سرمایہ جاتی حیثیت میں البرکہ بینک کے ایمرٹس گلوبل اسلامک بینک لمیٹڈ میں انضمام کے سبب کی (2.3 ارب کی) واقع ہوئی۔ دوسری جانب بڑے نجی بینکوں کے سطح اول کے سرمائے میں بلند غیر حاصل شدہ منافع جات کے سبب 5.4 کی بہتری دیکھی گئی (شکل 3.2.3)۔

### لیکن سرمائے کی بلند سطح کے باوجود بینک

#### خطرات مول لینے سے گریزاں ہیں

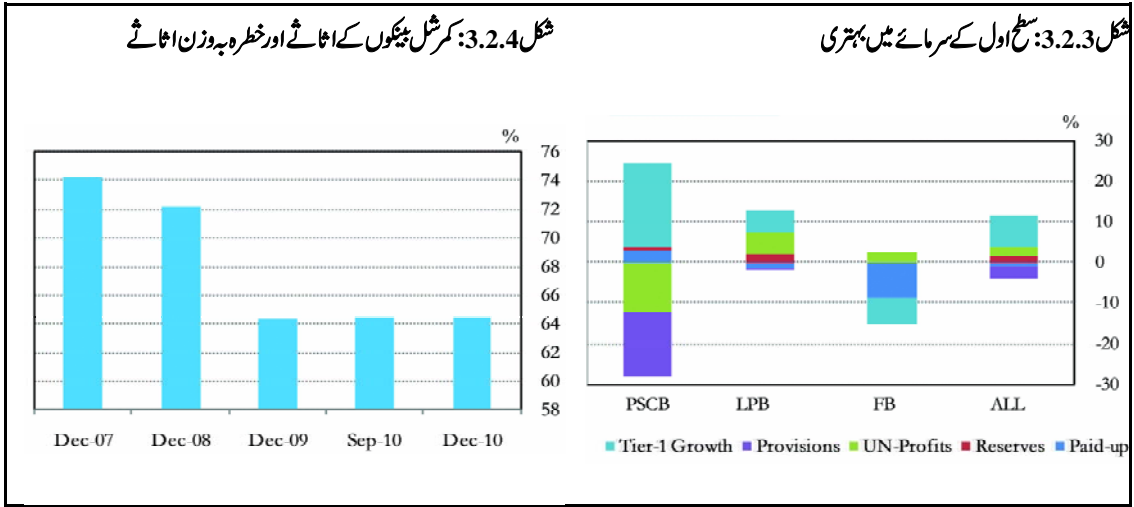
دسمبر کی سہ ماہی میں بینکوں کے قرضوں میں مناسب نمو واقع ہوئی (سہ ماہی بہ سہ ماہی 5.7 فیصد)، جس کے باعث بینکوں کے بہ وزن خطرہ اٹائے 5.9 فیصد بڑھ گئے۔ سرمائے میں نسبتاً ٹھوس (6.9 فیصد) نمو کے باوجود بینک پر خطر قرض گاری کے ضمن میں تذبذب کا شکار تھے۔ حکومت کی قرضے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خطرے سے محفوظ تمسکات کی پرکشش شرحوں پر فراہمی نے بینکوں کے خطرات مول لینے کی دلچسپی میں کمی کا جواز مہیا کیا۔ نتیجتاً مجموعی اثاثوں میں بینکوں کے بہ وزن خطرہ اٹائے 2007ء کی سطح سے بھی کم رہا (شکل 3.2.4)۔

### شکل 3.2.2: بینکوں کے خطرے پر مبنی اٹائے



79.5 فیصد حصے کے ساتھ قرضہ جاتی بہ وزن خطرہ اٹائے مجموعی بہ وزن خطرہ اٹائے کا اہم ترین جز تھے۔ بینکوں کی ایکویٹی میں سود اور سود کے اکتشاف نے ان کے مارکیٹ کے مجموعی خطرے کے اکتشاف میں بتدریج اضافہ کیا، جس میں زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران ان کا حصہ بڑھ کر 6.1 فیصد ہو گیا (جدول 3.2.2)۔ مزید برآں، چوتھی سہ ماہی کے دوران بینکوں کے منافع جات میں اضافے کے سبب آپریشنل بہ وزن خطرہ اٹائے میں اضافہ ہوا۔<sup>20</sup>

<sup>20</sup> آپریشنل بہ وزن خطرہ اٹائے کا تعین بازل دوم فریم ورک کے بنیادی اظہار پر مبنی طریقہ کار کے تحت کیا جاتا ہے، جس میں بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تین سالہ مجموعی آمدنی کے مساوی آپریشنل بہ وزن خطرہ اٹائے مقرر کریں۔ چنانچہ مجموعی آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں آپریشنل خطرے کے لیے زیادہ سرمایہ حاصل ہوگا۔



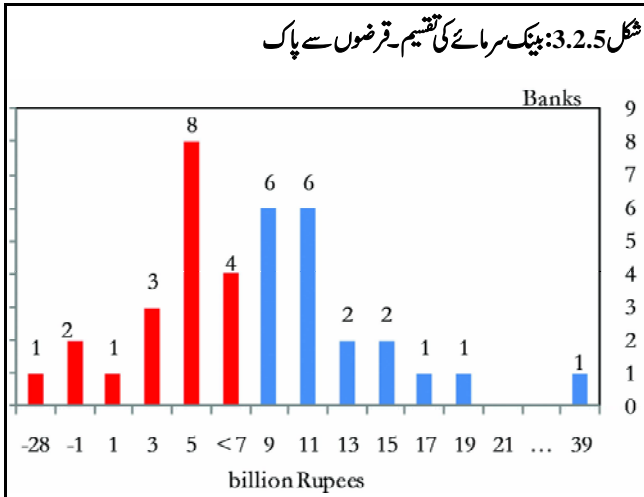
**جدول 3.2.2: بہ وزن خطرہ اثاثے**  
(رقم ارب روپے، حصے فیصد میں)

دسمبر 10ء		ستمبر 10ء		دسمبر 09ء		
رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ	
3,621	79.5	3,437	80	3,443	81.5	قرضہ بہ وزن خطرہ اثاثے
277	6.1	254	5.9	192	4.6	بازاریہ وزن خطرہ اثاثے
655	14.4	607	14.1	588	13.9	آپریٹنگ بہ وزن خطرہ اثاثے
4,553	100	4,298	100	4,224	100	مجموعہ (بہ وزن خطرہ اثاثے)

--- متعدد بینک کم سے کم سرمائے کی بڑھتی

بوٹی شرائط پوری کرنے کے لیے کوشاں ہیں

2008ء سے معیاری اثاثہ جات میں بگاڑ اور بیرونی حصص یافتگان کی جانب سے عدم دلچسپی کے باعث متعدد بینک کم سے کم سرمائے کی ضوابط کی تکمیل نہیں کر سکے ہیں۔ بینکوں کے ادا شدہ سرمائے (نقصانات منہا کر کے) کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیر جائزہ سرمائی کے دوران 15 بینک 6 ارب روپے کی کم سے کم سرمائے کی شرائط کی تکمیل سے قاصر تھے۔ 31 دسمبر 2010ء سے کم سے کم سرمائے کی شرائط 7 ارب روپے مقرر کی گئیں، 21 بینک کم سے کم سرمائے کی توسیع شدہ شرائط کی تکمیل سے قاصر رہے (شکل 3.2.5)۔ دوسری جانب چھ بینک 10 فیصد شرح کفایت سرمایہ کی شرط کی تکمیل میں ناکام رہے (جدول 3.2.3)۔ تاہم، عدم تکمیل کے مرتکب بینک پہلے ہی تشکیل نو کے مرحلے میں ہیں۔ منڈی میں تقریباً 94 فیصد حصہ رکھنے والے لگ 32 بینکوں کی کفایت سرمایہ کی شرحیں 10 فیصد سے متجاوز تھیں، جس سے مجموعی طور پر صحت مند اور مستحکم بینکاری نظام کی عکاسی ہوتی ہے۔



3.3 بینکاری نظام کا استحکام

مضبوط سرمایہ جاتی اساس بڑے دھچکے برداشت کرنے کی مناسب صلاحیت فراہم کرتی ہے

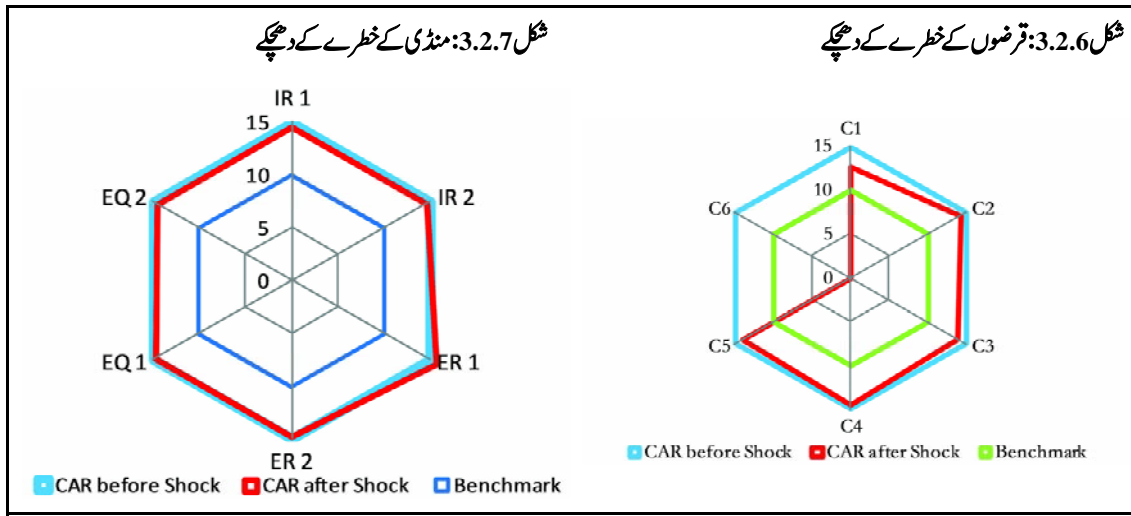
2010ء کی چوتھی سرمائی کے لیے مجموعی بینکاری جزدان کی حساسیت کی پر مبنی جانچ کے نتائج سے ادائیگی قرض کی ٹھوس صلاحیت ظاہر ہوتی ہے جو قرض، مارکیٹ اور سیلابت کے خطرے کے عوامل میں بڑے دھچکے برداشت کرنے کے لیے کافی ہے۔ اسی طرح مجموعی معاشی دباؤ کی آزمائش کی صورت میں، دباؤ کی مختلف صورتوں کے تحت غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں کے تناسب کے اوسط سے متعلق پیش گوئیاں تموینی شرائط پر اور اس کے نتیجے میں بینکاری نظام کی نفع آوری اور سرمایہ جاتی کفایت پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی ہیں۔

قرضہ جاتی دھچکوں کی حساسیت کے تجزیے میں مختلف قیاسی تناظر شامل تھے جو قرضوں کی درجہ بندیوں کی تنزیلی اور شعبہ دار ارتکاز کا احاطہ کرتے ہیں۔ غیر ادا شدہ قرضوں کا

جدول 3.2.3: شرح کفایت سرمایہ کے حوالے سے بینکوں کی تقسیم (فیصد میں)				
مجموعہ	10 سے کم	10 سے 15	15 سے زائد	
دسمبر 2008ء	9	10	21	40
مارچ 2009ء	5	13	22	40
دسمبر 2009ء	6	15	19	40
ستمبر 2010ء	6	14	20	40
دسمبر 2010ء	6	12	20	38

تناسب (C-6) خطرے کی حد تک انٹیکشن کے تناسب کے دباؤ کا شکار ہے جو بینکاری نظام کے سرمائے میں کمی کا باعث بن رہا ہے۔ غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب 14.7 فیصد کی موجودہ سطح کے مقابلے میں 31.9 فیصد، یعنی تقریباً دوگنا ہو جائے تو بینکوں کی ایکویٹی قرضہ جاتی ہزدان میں بگاڑ کے سبب بالکل ختم ہو جائے گی۔ دوسرا اہم اثر 20 فیصد ادا شدہ قرضوں کے دھچکے (C\_5) سے آیا۔ 20 فیصد ادا شدہ قرضے، غیر معیاری قرضوں، 50 فیصد غیر معیاری قرضے مشکوک قرضوں اور 50 فیصد مشکوک قرضے، خسارہ قرضوں کی جانب گامزن ہیں کیونکہ انڈسٹری کی کفایت سرمایہ کی شرح 0.9 فیصد کم ہوگی (شکل 3.2.6)۔<sup>21</sup> مارکیٹ سے منسلک خطرے کی صورت میں جو بینکاری شعبے کے صرف 6.1 فیصد بہ وزن

ہیں کیونکہ انڈسٹری کی کفایت سرمایہ کی شرح 0.9 فیصد کم ہوگی (شکل 3.2.6)۔<sup>21</sup> مارکیٹ سے منسلک خطرے کی صورت میں جو بینکاری شعبے کے صرف 6.1 فیصد بہ وزن



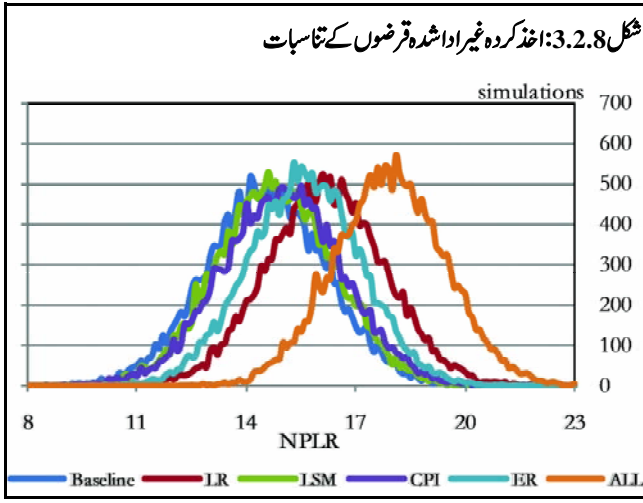
خطرہ اثاثوں کے انضمام کا سبب ہے، حساس تجزیے کا اطلاق سود کی شرحوں میں مفروضہ منفی حرکات پر ہوتا ہے اور مبادلہ شرحوں کی وجہ سے بینکوں کی کفایت سرمایہ کی شرح میں کوئی نمایاں کمی واقع نہیں ہوئی (شکل 3.2.7)۔ مارکیٹ سے منسلک خطرے کے باعث دھچکوں میں سود کی شرحوں میں 300 بیسیس پوائنٹس اضافے، امریکی ڈالر پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور اضافے کی شرح اور ایکویٹی مارکیٹ میں 50 فیصد قدرے زیادہ کمی کے باعث خط یافت میں تبدیلی شامل ہے۔

جدول 3.2.4: غیر ادا شدہ قرضوں کے تناسب کا خاکہ (فیصد)					
مجموعہ	صارف اشاریہ قیمت	بڑے پیمانے کی ایشیاسازی	شرح قرض گاری	ابتدائی حد	
اوسط	14.92	14.74	16.11	14.48	
* 75	16.03	15.84	17.2	15.59	
90	17.05	16.84	18.19	16.58	
95	17.66	17.39	18.76	17.2	
99	18.76	18.46	19.86	18.27	
99.5	19.14	18.82	20.26	18.67	
* پرستائل					

اسی طرح بینکوں کے انفرادی ہزدان پر سیالیت کے دباؤ کی جانچ سے بینکاری نظام کی صحت مند صورت سامنے آئی ہے کیونکہ تقریباً تمام بینک متواتر پانچ روز تک بینکوں کی 5 فیصد اہم امانتیں واپس کرنے کے باوجود دباؤ کی جانچ میں سیال رہے۔ تاہم مربوط تناظر (قرضہ، مارکیٹ اور سیال) کی صورت میں دھچکوں کی انتہائی شدت کے باعث 11 بینک شرح کفایت سرمایہ کی شرائط کی تکمیل سے قاصر رہے۔

بینکاری شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں کے تناسب اور مجموعی معاشی مجموعوں کے مابین واضح تعلق کے حوالے سے مجموعی معاشی دباؤ کی

<sup>21</sup> گراف میں دیے گئے ہر تناظر کے لیے نیلا خط انڈسٹری کی کفایت سرمایہ کی شرح کی دھچکے سے قبل، جبکہ سرخ خط کفایت سرمایہ کی شرح کی دھچکے کے بعد کی صورت حال ظاہر کرتا ہے۔ سرخ خط کے قریب کسی صورت حال کے سخت اثرات کا نکتہ آغاز ہے۔



جانچ متوقع مجموعی معاشی کارکردگی کے ردعمل میں اثاثہ جاتی معیار کی بدتر حالت کو ظاہر کرتی ہے۔<sup>22</sup>

سی پی وی ماڈل کے مجموعی معیشت سے متعلق تخمینوں کے مطابق 2011ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے غیر ادا شدہ قرضوں کے 15.31 فیصد تناسب کی پیشگوئی ہے (جدول 3.2.4)۔ تاہم، مجموعی معیشت سے متعلق انتہائی تخمینوں کی صورت میں شرح سود کا دھچکا اثاثہ جاتی معیار کو 0.5 فیصد کے امکان کے ساتھ 21.09 فیصد مزید گرا سکتا ہے۔

اسی طرح سی پی وی ماڈل سے ماخوذ شکلیں غیر ادا شدہ قرضوں کے تناسب (بغیر دھچکے کے تناظر کے) ابتدا سے 2011ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے مجموعی معاشی مجموعوں میں تخمینہ شدہ منفی حرکت تک بڑی تبدیلی کو ظاہر کرتی ہیں (شکل 3.2.8) جو سست رفتار مجموعی معاشی کارکردگی کے باعث غیر ادا شدہ قرضوں کے تناسب کی کمزوری کی غماز ہیں۔

22 معاشی دباؤ کی جانچ کریڈٹ پورٹ فولیو (سی پی وی) کو استعمال کرتے ہوئے کی گئی ہے تفصیلات کے لئے دیکھئے سہ ماہی کارکردگی کا جائزہ ستمبر 2009